QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

برھان القرآن کی روشنی میں اسلامی اخلاقی تعلیمات اور جدید مسلم معاشرے کے اخلاقی مسائل کا حل

Islamic Ethical Teachings in the Light of Burhan al-Qur'an and Solutions to the Moral Problems of Modern Muslim Society

Abrar Ahmed
PhD Scholar, Department of Islamic Studies and Sharia, Muslim Youth University, Islamabad, Pakistan.
Email: abrarahmed0508@gmail.com
Dr. Syed Abdul Waheed
Assistant Professor, Department of Islamic Studies and Sharia, Muslim Youth University, Islamabad, Pakistan.
Email: syedwaheed@iiu.edu.pk

Abstract

The study, titled *Islamic Ethical Teachings in the Light of Burhan al-Qur'an and Solutions to the Moral Problems of Modern Muslim Society*, examines the significance of Islamic moral principles in addressing contemporary ethical and social challenges. Islam provides comprehensive guidance for individual conduct, family relationships, and social interactions through the teachings of the Holy Qur'an and Sunnah. However, modern Muslim societies face various moral problems, including arrogance, envy, mockery, backbiting, violations of human dignity, irresponsible religious opinions, and the harmful consequences of interest (riba), alcohol, and gambling. These issues can weaken social harmony, undermine family relationships, and negatively affect the moral and economic well-being of society. The primary objective of this research is to explore Islamic ethical teachings and analyze their relevance to contemporary Muslim societies. The study particularly focuses on the condemnation of arrogance, envy, and ridicule; the importance of kindness, concealment of others 'faults, and protection of human rights; and the prohibition of issuing religious verdicts without adequate knowledge. It also examines the ethical and social implications of riba, alcohol, and gambling, emphasizing their relationship with individual responsibility and collective welfare. Furthermore, the research highlights the importance of protecting the family system, fulfilling social responsibilities, and preserving Islamic moral values. The study adopts a descriptive, analytical, and inductive research methodology. Primary sources include the Holy Qur'an and Prophetic traditions, while authentic Qur'anic commentaries, books on Islamic ethics, and relevant scholarly literature provide supplementary material. The findings indicate that adherence to Islamic ethical principles can promote mutual respect, justice, tolerance, honesty, social responsibility, and family stability. The research also emphasizes that religious guidance should be based on authentic knowledge and responsible interpretation. The study concludes that addressing the moral crisis in modern Muslim societies requires the practical implementation of Qur'anic and Prophetic teachings in personal, familial, educational, and social life. It recommends strengthening moral education, promoting responsible religious guidance, discouraging harmful social practices, and encouraging the fulfillment of individual and collective rights. These measures can contribute to the development of a morally responsible, peaceful, and socially cohesive Muslim society.

Keywords: Islamic Ethics; Burhan al-Qur'an; Moral Crisis; Modern Muslim Society; Arrogance and Envy; Riba, Alcohol and Gambling; Responsible Religious Guidance

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی، خاندانی اور اجتماعی زندگی کے لیے جامع اصول و ضوابط فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید اسلامی تعلیمات کا بنیادی سرچشمہ ہے، جس میں عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کے حوالے سے واضح رہنمائی موجود ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی اخلاقی تعلیمات کا بنیادی مقصد ایک ایسے صالح معاشرے کا قیام ہے جہاں عدل و انصاف، اخوت، محبت، رواداری، دیانت داری اور احترامِ انسانیت کو فروغ حاصل ہو۔ برہان **القرآن** کی روشنی میں ان تعلیمات کا مطالعہ نہ صرف اسلامی اخلاقیات کی اہمیت کو واضح کرتا ہے بلکہ جدید مسلم معاشروں کو درپیش اخلاقی مسائل کے حل کے لیے بھی مؤثر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ عصرِ حاضر میں مسلم معاشرے متعدد اخلاقی اور سماجی مسائل سے دوچار ہیں۔ تکبر، حسد، تمسخر، غیبت، بدگمانی اور دوسروں کی عزتِ نفس کو مجروح کرنا معاشرتی تعلقات کو کمزور کر رہے ہیں۔ اسی طرح حسنِ سلوک، ستر پوشی، انسانی حقوق اور باہمی احترام جیسی اقدار میں کمی بھی معاشرتی انتشار کا باعث بن رہی ہے۔ علم و تحقیق کے بغیر فتوے دینا، دینی معاملات میں غیر ذمہ دارانہ آرا قائم کرنا اور قرآن و سنت کی تعلیمات کو درست طور پر سمجھے بغیر ان کی تشریح کرنا بھی اہم مسائل میں شامل ہیں۔ سود، شراب اور جوئے جیسے ممنوع امور کے اثرات معاشی بدعنوانی، خاندانی تنازعات اور معاشرتی بگاڑ کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

مقاصدِ تحقیق

زیرِ نظر تحقیق کا مقصد برہان **القرآن** کی روشنی میں اخلاقی مسائل کا تجزیہ کرنا اور ان کا عملی حل پیش کرنا ہے۔ اس تحقیق میں خاندانی نظام کے استحکام، سماجی ذمہ داریوں کی ادائیگی، انسانی حقوق کے تحفظ اور اخلاقی اقدار کے فروغ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

منہجِ تحقیق

زیرِ نظر تحقیق میں توصیفی، تجزیاتی اور استقرائی منہجِ تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔ تحقیق کے بنیادی مصادر قرآنِ مجید، احادیثِ نبویہ اور برہان **القرآن** ہوں گے، جبکہ تفاسیر معتبرہ، کتبِ اخلاقیات اور متعلقہ علمی و تحقیقی مقالات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ برہان **القرآن** کی روشنی میں تکبر، حسد، تمسخر، غیبت، علم کے بغیر فتویٰ دینے، سود، شراب اور جوئے جیسے اخلاقی و معاشرتی مسائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ جدید مسلم معاشرے کے اخلاقی بحران کا تجزیاتی مطالعہ کرتے ہوئے برہان **القرآن** کی روشنی سے ان مسائل کے ممکنہ حل پیش کیے گئے ہیں۔

علامہ محمد طیب :احوال و آثار

علامہ محمد طیب ۱۹۵۹ بروز بدھ ضلع گجرات تحصیل کھاریاں کے ایک دور افتادہ گاؤں "حاجی محمد" میں پیدا ہوئے۔[1] آپ کے والد گرامی محمد علی نے ۱۹۴۳ کو لاہور میں جامعہ رسولیہ شیرازیہ کی تاسیس کر دی تھی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم جامعہ رسولیہ شیرازیہ سے حاصل کی گیارہ سال کی عمر میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔[2] قرآن و حدیث میں علم کی فضلیت و اہمیت کا تذکرہ بہت زیادہ ملتا ہے۔ قرآن مجید کی سب سے پہلی وحی کا لفظ اقرء ہے جس کا معنی ہے تو پڑھ۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾[3]

ترجمہ: کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

«طَلَبُ العِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»[4]

ترجمہ: علم کی طلب ہر مسلمان) مرد اور عورت (پر فرض ہے۔

---

[1] علامہ، محمد طیب، دلائل النبوٰۃ(، لاہور، مکتبہ ضیاء القرآن پبلیکشنز):23

[2] علامہ، محمد طیب،دلائل النبوۃ24:

[3] القرآن الکریم39/9:

[4] ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء) ریاض، دارالسلام1999ء (،2491: 1رقم الحدیث224

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

علامہ محمد طیب نے والد کی زیر سرپرستی میں علم دین حاصل کرنا شروع کر دیا۔ درس نظامی کا اکثر حصہ اپنے والد محترم سے پڑھا۔ جامع معقول و منقول بحر العلوم قاطع شرک وبدعت حاصل کیا۔ درس نظامی کی کتب جامعہ رسولیہ شیر ازیہ میں پڑھیں ۱۹۷۷ میں دورہ حدیث شریف جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد سے کیا۔ بعد ازیں آپ نے فاضل عربی اور تنظیم المدارس کے امتحانات اچھے نمبروں سے پاس کرنے کے بعد علوم عصریہ میں مصروف ہو گئے اور ایم۔ اے پنجاب یونیورسٹی سے کی۔[5] قرآن مجید فرقان حمید کو قراءت کے ساتھ پڑھنے کا آپ کو بے حد شوق تھا۔ درس نظامی کے ساتھ ساتھ آپ نے تجوید و قراءت پر بھی عبور حاصل کیا بلخصوص روایت حفص پر عبور حاصل کیا۔ آپ نے قاری محبوب علی سے سند قراءت حاصل کی۔ جو قاری عبد الرحمن مکی صاحب کے شاگرد ہیں۔[6]

علامہ محمد طیب درس نظامی سے فارغ ہونے کے بعد جامعہ رسولیہ شیر ازیہ لاہور میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ علم دین کے طالب دور دارز سے آتے اور یہاں آکر علمی پیاس بجھاتے ہر کسی نے اپنے ذوق وشوق کے مطابق آپ سے علم دین سیکھا آپ کو پڑھانے کا ذوق خوراک کی مانند تھا ۔ تدریس کے ساتھ ساتھ والد گرامی کے ساتھ جامعہ کے انتظامی امور میں شریک مشورہ رہے ہیں۔ اس وقت آپ مانچسٹر انگلینڈ میں جامعہ رسولیہ اسلامک سنٹر کے نام سے دینی ادارہ قائم کر کے دیار کفر میں شمع اسلام روشن کی ہے۔ جہاں ایک سو سے زائد طلباء قرآن کریم، حفظ، ناظرہ، تجوید اور درس نظامی سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔[7] علامہ محمد طیب اپنی صفات میں نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ اور نورانی صفات کے مظہر ہیں۔ علامہ محمد طیب کی تواضع وانکساری کے باعث اپنے پرائے، بیگانے یگانے ہر کسی کی زبان پر آپ کی تصدیق ہے۔ آپ کی اس عادت مبارکہ نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کیا ہے۔ جس کی مثال ملنا ہی بہت مشکل ہے۔ آپ نے ایک روز ایک طالب کو ان الفاظ سے تواضع اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ کسی افتاد کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دو گانہ ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حرکت میں لانے کے لیے ہمیشہ تواضع وانکساری سے اس کی طرف متوجہ رہو اور کشائش تک صبر کا دامن تھامے رکھو۔

علامہ محمد طیب کی شدت تواضع اور عاجزی کا یہ نتیجہ تھا کہ عمر بھر کسی کمال کی اپنی ذات کی جانب منسوب نہ ہونے دیا بلکہ اپنے کمالات کو معدوم جانتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان اور بزرگوں کا فیض محسوس کیا۔ آپ فرماتے ہیں ہمارے ساتھ عقیدت کے باعث اگر کسی کو فائدہ پہنچ جائے تو اس میں ہمارا کیا کمال ہے۔ کمال تو اس ذات کا ہے جو عقیدت مند کو چلا کر لائی ہے۔ اور پھر اس کا کام بنا دیا۔ علامہ محمد طیب کے طلباء اور عقیدت مند آپ سے دعا کے درخواست گزار ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں : میں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں آپ میرے لیے دعا کریں۔ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے بعض عقیدت مند سے فرماتے ہیں یہ آپ کا حسن ظن ہے جو یہاں آپکو لیکر آیا ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ فاعل حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی کام کو بناتا ہے یہ دنیا دار الاسباب ہے۔ ہم لوگ بھی اس ذات کے اتنے ہی محتاج ہیں جتنے آپ ہیں ۔ آپ فرماتے ہیں کسی کو کسی کا سہارا ہے۔ اس بندہ عاجز کو اس کے حبیب کریم ﷺ کا آسرا ہے۔[8]

آپ نے شاعری کا آغاز سولہ سال کی عمر میں کیا۔ بچپن سے ہی آپ کو شعر وشاعری سے دلی لگاؤ تھا۔ آپ حمد، نعت اور منقبت کی صورت میں اپنے مافی ضمیر کو بیان کیا ہے۔ آپ نے سیرت النبی ﷺ پر چار ہزار سے زائد اشعار تحریر کیے ہوے ہیں۔ آپ کا شاعرانہ کلام "کلام طیب " کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ آپ اپنے شاعرانہ کلام میں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کے مفہوم کو اکثر بیان کرتے ہوے نظر آتے ہیں۔[9] آپ بیک وقت ایک اچھے مفسر اور فقہی ہیں۔ مفسر کے اندر جن چیزوں کا ہونا ضروری ہے وہ ساری کی ساری شرائط آپ کے اندر پائی جاتی ہیں۔ مغربی دنیا میں اسلام کی اشاعت کے لیے پیش پیش رہے ہیں۔ برطانیہ میں عرصہ دراز سے امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور ساتھ ہی لوگوں کو صحیح عقائد کی طرف لا رہے ہیں۔ اسی طرح کثیر تعداد میں آپ سے وہاں کے لوگ دین اسلام سے

---

[5] علامہ، محمد طیب ،دلائل النبوۃ،24

[6] علامہ، محمد طیب ،دلائل النبوۃ،24

[7] علامہ، محمد طیب،دلائل النبوۃ:،24

[8] علامہ، محمد طیب،دلائل النبوٰۃ ، 24

[9] علامہ، محمد طیب ،برھان القرآن ،82 :1

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

مستفید ہو رہے ہیں اور اپنی اولادوں کو دین اسلام کے زیور سے آراستہ فرما رہے ہیں۔ آپ نے انگلینڈ میں بیٹھ کر بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن سے مسلمان ہر جگہ مستفید ہو رہے ہیں۔ ان کتب میں سے دلائل ختم نبوت، سیرت خلفاء راشدین، عقائد اہل سنت، میلاد النبی ﷺ، نماز حنفی، شرح شاطبیہ وغیرہ مشہور ترین ہیں۔

برہان القرآن کا تعارف اور منہج واسلوب

تفسیر کا نام برہان **القرآن** ہے۔ تفسیر برہان **القرآن** کی آٹھ جلدیں ہیں۔ علامہ محمد طیب نے پہلی جلد کے شروع میں فضائل اور تفسیر قرآن کی اہمیت تفسیر کے ماخذ تفسیر قرآن کی تاریخ صحابہ کرام اور تابعین میں سے جو مفسر قرآن تھے ان کا مفصل ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد تفسیر ماثور پر مشتمل عقلی استدلال پر تفاسیر، فقہی اور تصوف کی روشنی میں لکھی جانے والی تفاسیر کا مکمل تعارف کروایا ہوا ہے۔ ہر جلد کے شروع میں مضامین کی فہرست لگائی ہے۔

تفسیر برہان **القرآن** کی پہلی جلد 6 12 صفحات پر مشتمل ہے۔ علامہ محمد طیب نے شروع میں مضامین کی فہرست دی ہوئی ہے تاکہ مطالعہ کرنے والے کے لیے آسانی ہو۔ اس کے بعد پیش لفظ تحریر کیا ہوا ہے۔ اس کے بعد مقدمہ تحریر کیے ہوئے ہیں۔ جس میں قرآن کی تلاوت کے فضائل و آداب، اعجاز قرآن، کتب تفاسیر اور تفسیر کے اصولوں کو ذکر کیا ہے۔ مقدمہ کے بعد تعوذ تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی مکمل تفسیر کی گئی۔ جس میں سے اہم مضامین مندرجہ ذیل ہیں۔ بسم اللہ کے فضائل، حروف مقطعات کی حقیقت، ایمان کی صفات، تقویٰ کے درجات، نماز کی اہمیت، ختم نبوت اور قادیانت، حضرت آدمؑ کی خطاء، قصہ ہاروت وماروت، نسخ کی قسمیں، گاڑی اور ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا، ابراہیمؑ کا صبر وشکر اور فضیلت صفاومروہ کا بیان، روزے کی فضیلت، حج کے فضائل، نکاح، طلاق، عدت، وغیرہ کے فضائل کو احسن طریقے سے بیان کیے ہوئے ہیں۔ علامہ محمد طیب اس جلد کی تکمیل کے بعد لکھتے ہیں۔ 21 ذیعقدہ 1828 بمطابق 15 دسمبر 2006 بروز جمعہ کو مکمل ہوئی۔[10]

دوسری جلد 676 صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد سورۃ آل عمران تا سورۃ تک ہے۔ علامہ محمد طیب نے اس جلد میں قرآن اور پہلی آسمانی کتابوں کے نزول کا ذکر، آخرت کی تیاری، یہود کا انبیاء کو قتل کرنا، کفار سے دوستی نہ رکھنے کا حکم، حضرت عمران کی آل کا ذکر، حضرت مریم اور عیسیٰؑ کی ولادت اور فضلیت، حیات عیسیٰ پر دلائل، نبی پاک ﷺ کی دعوت یہود اور کفار کو، یہودیوں کی اخلاقی برائیاں، حضور ﷺ کا عہد مبارک، امت محمدی ﷺ کی فضیلت، حرمت سود، رسول اللہ ﷺ کا علم غیب، جہاد فی سبیل اللہ کی تبلیغ، اسلام میں عورت کا مقام، مساوات انسانی، میراث کا حکم، محرمات کا بیان، رشوت لینے دینے پر عذاب، حقوق اللہ اور حقوق العباد، ہجرت مدینہ کا بیان، نماز روزہ کی اہمیت، نجومی کے پاس جانئے کی حرمت، وضو، غسل اور تیمم کا بیان، نورانیت مصطفیٰ ﷺ، عظمت مصطفیٰ ﷺ، چوری کی شرعی سزا، عیسائی علماء کا رونا قرآن سن کر، شراب اور جوئے کی حرمت، حالت حرام میں شکار کرنے کی حرمت، کعبتہ اللہ کی عظمت وغیرہ مضمون بیان ہوئے ہیں۔ اس جلد کی تکمیل کے بارے میں لکھتے ہیں الحمد اللہ آج 25 ربیع الاول 1428 بمطابق 15 اپریل 2007 بروز پیر کو مکمل ہوئی۔[11]

تیسری جلد 676 صفحات پر مشتمل ہے۔ تیسری جلد سورۃ انعام تا سورۃ ھود تک ہے۔ اس کے اہم مضامین مندرجہ ذیل ہیں۔ ارض وسماء، ظلمت اور نور، عقیدہ آخرت اور حقانیت رسالت، توبہ کی فضلیت، آزر ابرہیم علیہ السلام کا بچاہے دلائل سے بیان کیا، انبیاء کی فضلیت، دیدار الہیٰ پر دلائل، غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ، تفرقہ سے اجتناب، انسانی اعضاء کی پیوند کاری، جنتیوں کے لیے انعامات، آداب دعا، غزوہ بدر کے واقعات، سورۃ برات میں بسم اللہ کیوں نہیں، غزوہ حنین، مسجد کی تعمیر، مسجد ضرار کی مذمت، زکوۃ کی فرضیت، مسجد قباء کی فضلیت، رسالت محمدیہ کا اثبات، اولیاء اللہ کی شان، اللہ کی خالقیت، حضرت نوح علیہ السلام کے احوال، قوم لوط پر فرشتوں کا عذاب لیکر آنا، لواطت کی شرعی سزا، موسیٰؑ سے فرعون کی مخالفت اور اس کا عذاب آخرت وغیرہ کو بیان کیا ہوا ہے۔ علامہ محمد طیب اس جلد کی تکمیل کے متعلق لکھتے ہیں کہ الحمد اللہ 25 رجب 427 المطابق 17 اگست 2001ء بروز بدھ کو مکمل ہوئی۔[12]

چوتھی جلد سورۃ یوسف تا سورۃ حج تک ہے۔ 701 صفحات پر مشتمل ہے اس کے اہم مضامین درج ذیل ہیں۔ عربی زبان کی فضیلت، قصہ حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام، شان ربوبیت انبیاء اکرام کا مقصد بعثت، قرب قیامت، ختم نبوت پر دلائل، توحید باری تعالیٰ، پیوند کاری کے اجزاء، معجزہ معراج مصطفی ﷺ،

[10] علامہ، محمد طیب ،برہان القران، 1: 612

[11] علامہ، محمد طیب ،برہان القران 2: 676

[12] علامہ، محمد طیب ،برہان القرآن، 3: 676

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

اصحاب کہف، سیدہ مریم کی فضلیت، ملت اسلامیہ کی استقامت رد شرک، حج کی فضلیت اور احکامات، دنیا، فکر آخرت، حفاظت قرآن کے اسباب، علامہ محمد طیب ان جلد کی تکمیل کے بارے میں لکھتے ہیں۔ الحمد اللہ 18 محرم الحرام 1429ء بمطابق 27 جنوری 2008ء بروز اتوار کو مکمل ہوئی۔[13]

پانچویں جلد سورۃ المومنون تا سورۃ فاطر تک ہے۔ 645 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے اہم مضامین درج ذیل ہیں۔ اوصاف مومنین، وجود باری تعالیٰ، حد زنا، حد قذف اور حکم لعان، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے فضائل، حضور اکرم ﷺ کا مقام عبدیت، بنی اسرائیل کے احوال حضرت داود علیہ اسلام اور سلیمان علیہ السلام کی نعمتیں، ملکہ اور بلقیس کا تذکرہ، موسیٰ علیہ السلام کی رضاعت، بچپن، حقیقت دنیا۔ ایرانیوں پر اہل روم کے غلبے کی پیش گوئی اور دشمنان اسلام کو وار ننگ رد شرک، موسیقی کی حرمت، قیامت کی دن کی نشانیاں، ظہار سے نکاح ختم نہیں ہوتا، غزوہ احزاب، فضلیت ازواج رسول ﷺ، ختم نبوت، درود شریف، علم خشیت الہی کا سبب وغیرہ شامل نہیں۔ اس جلد کی تکمیل پر علامہ محمد طیب لکھتے ہیں 27 جمادی الاول 1429ء بمطاق 2 جون 2008ء بروز سموار کو مکمل ہوئی۔[14]

ششم جلد سواۃ یسین تا سورۃ الحدید تک ہے۔ 710 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس جلد کے اہم مضامین درج ذیل ہیں۔ امت محمدیہ کو انعامات، رسالت محمدیہ کو نہ ماننے والوں کا انجام، جنت اور دوزخ کے احوال، نیکی اور بدی کی اہمیت، عصمت انبیاء، عذاب قبر، ارض وسماء کی تخلیق۔ اہل بیت سے محبت، توحید ورسالت، شب برات، ایمان والدین مصطفیٰ ﷺ، قیامت کے اثبات پر دلیل، صلح حدیبیہ، اصحاب رسول کے فضائل، تعظیم مصطفیٰ ﷺ، اسلامی اخوت کی اہمیت، اخلاقیات، معراج مصطفیٰ ﷺ، سدرۃ المنتیٰ، معجزہ شق القمر، قوم ثمود، قوم لوط کی ہلاکت وغیرہ کو بیان کیے ہوئے ہے۔ علامہ محمد طیب اس جلد کی تکمیل پر لکھتے ہیں 11 شوال 1429ھ بمطابق 11 اکتوبر 2008ء بروز ہفتہ کو مکمل ہوئی۔[15]

جلد ہفتم سورۃ المجادلہ تا سورۃ الناس تک ہے 590 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس جلد کے اہم مضامین درج ذیل ہیں۔ کفارہ ظہار، مشاورت اور مجلس کے آداب، یہود کا مدینہ طیبہ سے اخراج، سورۃ حشر کی آیات کی فضلیت، نماز جمعہ کی فضلیت و اہمیت، توحید ورسالت، قیامت، عدت اور طلاق کے مسائل، تصویر کے جدید مسائل، جنات کا اسلام لانا، قیام اللیل، کفار کو عذاب، اسلام میں پاکیزگی کی اہمیت، کافر اور مومن کی موت میں فرق، عظمت انسانیت کا درس، نسخ تلاوت کا ثبوت، رمضان کی فضلیت، فضائل صحابہ، حسن مصطفیٰ ﷺ، شرح صدور، انجیر اور زیتون کی اہمیت، لیلۃ القدر کی اہمیت، حرص ولالچ، نفع ونقصان، واقعہ فیل، قریش کا تعارف، مسکین سے نفرت، ترک نماز، بخل کا عذاب، کوثر کی صفی، فتح مکہ کی پیش گوئی، ابولہب اور اس کی بیوی کی مزمت۔ توحید باری تعالیٰ، صفات باری تعالیٰ اور وغیرہ شامل ہے۔ علامہ محمد طیب اس جلد کی تکمیل پر لکھتے ہیں 23 ذی الحجہ 1229 بمطابق 21 دسمبر 2008 بروز اتوار کو بعد از نماز فجر مسجد نبوی شریف کے اندر مکمل ہوئی۔[16]

ایمانیات اسماء نبویہ ﷺ، سیرت النبی ﷺ اور خصائص رسول ﷺ، فضائل نبویہ ﷺ، حقوق مصطفیٰ ﷺ اور اخلاق مصطفیٰ ﷺ اور فرقہ باطلہ، فضاہل صحابہ، عبادات، احکام اور جدید فقہی مسائل ان سے متعلق آیات کو فہرست کی شکل پیش کیے ہوئے ہیں۔ تفسیر برھان القران میں موضوعی اور عمومی دونوں پہلو جمع ہیں۔ اس کے نام کا پہلا حصہ موضوعی پہلو پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اس میں قرآنی آیات کی روشنی میں فقہی احکام بیان کیے گئے ہیں۔ تفسیر کا دوسرا پہلو عمومی تفسیر ہے جس میں قرآن مجید کی تمام آیات کا تفصیلی مطالعہ اور اس ضمن میں آنے والی احادیث کی وضاحت ہے۔ آیات کے تفصیلی مطالعہ میں مؤلف نے صرفی تحقیق، ترکیبات، تاریخی حقائق، سائنسی تحقیقات اور دیگر تفسیری اصول جمع کیے ہوے ہیں۔ احادیث کی وضاحت میں کتب کا حوالہ، سند کا درجہ، راوی پر بحث اور مقام استدلال وغیرہ جیسے امور اس تفسیر میں ملتے ہیں۔ علماء کرام اس تفسیر سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور طلبہ بھی اپنی پیاس کو بجھا رہے ہیں۔[17]

---

[13] علامہ ، محمد طیب، برھان القرآن، 710 :4

[14] علامہ، محمد طیب ، برھان القرآن ، 645 :5

[15] علامہ، محمد طیب ، برھان القرآن ، 710 :6

[16] علامہ، محمد طیب ، برھان القران، 590 :7

[17] علامہ، محمد طیب ، برھان القرآن ، 448 :8

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

تکبر، حسد اور تمسخر کی مذمت

اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسان کے اخلاق، کردار اور معاشرتی تعلقات کو متوازن بنانے پر زور دیتا ہے۔ اسلام نے تکبر اور غرور کو ناپسند فرمایا ہے اور تواضع وعاجزی کو بہترین اخلاقی وصف قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ۫ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ﴾[18]

ترجمہ: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدے کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا[19]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«قَالَ رَسولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ، وَقَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ .»[20]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور فرمایا جو شخص اپنے دل میں ذرے کے برابر بھی تکبر رکھے وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا

علامہ محمد طیب اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں ابلیس تکبر کے سبب کافر ہو گیا۔ تاریخ اسلام میں پہلا گناہ کبیرہ ہوا تھا اور یہ گناہ جنت سے دور کرنے والا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس آدمی کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اس سے تواضع کی فضیلت واہمیت بھی معلوم ہوتی ہے۔

اسلام ہم کو حسد کرنے سختی سے منع فرماتا ہے۔ کسی آدمی کو اگر اللہ تعالی نعمت عطا فرمایے تو ہمیں اگر وہ پسند آجایے تو اللہ سے اپنے لیے اس نعمت کی دعا کرنی چاہیے نہ کے حسد کرنا چاہیے۔ جو آدمی حسد کرتا اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ حسد کے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾[21]

ترجمہ: اہل کتاب میں سے بہت سے لوگوں نے اس کے بعد کہ ان پر حق خوب ظاہر ہو چکا ہے کہ اپنے دلی حسد کی وجہ سے یہ چاہا کہ کاش وہ تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں۔ تو تم) انہیں (چھوڑ دو اور) ان سے (درگزر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے[22]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، ... وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًاآ»[23]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نہ کرو ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے کے پیٹھ پیچھے باتیں نہ کرو اللہ کے بندو بھائی بن جاؤ

علامہ محمد طیب اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں **حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِم** سے معلوم ہوا کہ یہود کو حسد نے کفر پر مضبوطی سے قائم کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایمان اور حسد دونوں ایک دل میں اکٹھے نہیں رہ سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا حسد نیکیوں کو اسطرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو۔ صاحب تفسیر حسد کی تعریف

---

[18] القرآن الکریم34/ 2:

[19] ازھری، جمال القرآن، القرآن34/ 2:

[20] ترمذی، باب ماجاء فی تواضع، 1854: 1رقم2029

[21] القرآن الکریم109/ 2:

[22] ازھری، جمال القرآن، القرآن109/ 2:

[23] مسلم، صحیح مسلم، کتاب الاداب، 1126: 1رقم6530

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حسد یہ ہے کہ آدمی کسی شخص کے پاس کوئی چیز یا نعمت دیکھ کر جلے اور دل میں یہ تمنا کرے کہ اس کے پاس یہ چیز نہ رہے کسی نہ کسی طرح سے یہ مجھے مل جائے اور اگر یہ تمنا کرے کہ کاش اللہ مجھے بھی یہ نعمت دے دے تو پھر یہ حسد نہیں ہو گا رشک ہو گا اور رشک اسلام میں جائز ہے۔[24] مذاق اڑانا، طنز کرنا یا کسی کی برائی پر ہنسی مذاق کرنا اسلام میں ناپسندیدہ عمل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖٓ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَۃً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا ہُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰہِلِیْنَ﴾[25]

ترجمہ: اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں فرمایا خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں[26]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«قَال رَسُولُاللہِﷺ الْمُؤْمِن مِنَ الْمُؤْمِنِ لَایَلْعَنُہُ،وَلَایَسْخَرُمِنْہُ»[27]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا مومن مومن کو نہ ملامت کرتا ہے اور نہ تمسخر کرتا ہے

علامہ محمد طیب اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ مذاق اڑانا کسی کا یہ غیر اخلاقی حرکت ہے۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے مذاق اڑانے کو جاہلوں کا کام کیا ہے۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ مذاق اڑانے والے کے لیے قیامت کے دن ایک دروازہ کھولا جائے گا جب وہ اس کے قریب جائیں گے تو دروازے کو بند کر دیا جائے گا۔ اسطرح دوسرا دروازہ کھل جائے گا جب اوہ اس کے قریب جائیں گے تو وہ بھی بند ہو جائے گا اسطرح ایک اور دروازہ کھلے گا تو جب وہ اس کی طرف لپکیں گے اور قریب پہنچے گے تو وہ بھی بند کر دیا جائے گا۔ اسی طرح اس کے ساتھ ہوتا رہے گا یہ اس کے لیے اس وجہ سے ہے کہ وہ دنیا میں اسی طرح سے لوگوں کا استہزاء کرتا تھا۔ ہم نے اس کا مزہ اس کو چکھایا ہے۔[28] عمومی طور پر جو مال و دولت والے غریبوں کا صحیح اعضاء والے ناقص اعضاء والوں کا اور اچھی شکل والے ادنی شکل والوں کا مذاق اڑاتے ہیں یہ انسانیت نہیں ہے۔

حسن سلوک، پردہ پوشی اور بزرگوں سے بحث

اسلام انسانی زندگی میں حسن سلوک اور نیک تعلقات کو بنیادی ایمیت دیتا ہے۔ حسن سلوک صرف اچھے اخلاق تک محدود بلکہ عدل و انصاف اور سخاوت بھی شامل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ ۟ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾[29]

ترجمہ: یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ) اچھا سلوک کرو (اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو پھر تم میں سے چند آدمیوں کے علاوہ سب پھر گئے اور تم منہ موڑنے والے ہو[30]

---

[24] علامہ، محمد طیب، برھان القرآن، 290: 1

[25] القرآن الکریم 67/ 2:

[26] ازھری، ضیاء القرآن، القرآن 67/ 2:

[27] بخاری، صحیح بخاری، کتاب البر والصلتہ، رقم 6018:

[28] علامہ، محمد طیب، برھان القرآن، 36 :1

[29] القرآن الکریم 2/83:

[30] ازھری، جمال القرآن، القرآن 83/ 2:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: أَفْضَلُكُمْ مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ، وَأَبَرُّكُمْ بِوَالِدَيْهِ، وَأَحْسَنُكُمْ لِصَاحِبِهِ، وَأَقْصِدُكُمْ فِي نَفَقَتِهِ»[31]

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اے رسول اللہ سب سے بہتر لوگ کون ہیں آپ ﷺ ع نے فرمایا تم میں سے وہ جو اپنے والدین کے حق میں سب سے زیادہ ادب کرنے والا ہو اور اپنے دوستوں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والا ہو اور مخالفت میں درمیانہ روی کرنے والا ہو۔

علامہ محمد طیب اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں ماں باپ کے ساتھ بھلائی کا مطلب یہ ہے کہ ان کے سامنے عاجزی تواضع سے بات کی جائے۔ شریعت مطہرہ کے مطابق ہر حکم کی بجا آوری کی جائے اور ان کے وصال کے بعد ان کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کو جاری رکھا جائے۔ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا سب سے افضل عمل کونسا ہے فرمایا والدین سے حسن سلوک پوچھا گیا پھر کون سا عمل ہے فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا ہے حقوق العباد میں سے سب سے پہلے والدین کا حق ہے پھر اس کے بعد باقی مخلوق کا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کا حقیقی خالق و رازق ہے اور والدین انسان کے مجازی خالق و رازق ہے۔ اسی لیے اللہ اپنی عبادت کے بعد ان سے حسن سلوک کا حکم فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا رشتے داروں سے احسان کرو یعنی رشتہ داروں سے خلوص و محبت سے پیش آیا جائے اور جب ان کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس کو پورا کیا جائے اور کبھی بھی ان پر اپنا احسان نہ جتلایا جائے اگر ان سے غلطی بھی کسی کام میں ہو جائے تو تم ان کی غلطی کو معاف کر دو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو آدمی اپنے رزق اور عمر میں وسعت کروانا چاہتا ہے وہ رشتے داروں سے حسن سلوک کرے۔

اسلام میں پردہ پوشی اور دوسروں کی عیب پوشی کو نہایت بڑی فضیلت اور نیکی قرار دیا گیا ہے۔ مومن کا ے ہ اخلاق اس کی شخصیت کی اعلی خصوصیت ہے اور اللہ تعالی کو یہ عمل بے حد پسند ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا﴾[32]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے اللہ سنتا اور جانتا ہے۔

«قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ»[33]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا

علامہ محمد طیب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ہمیں دوسرے لوگوں کے عیب ظاہر کرنے سے پہلے اپنے عیبوں کو ایک نظر سے دیکھ لینا چاہیے اور اپنے عیبوں کی درستگی کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ بجائے اس کے کہ دوسروں کے عیبوں کو تلاش کیا جائے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان لایحب اللہُ الجَہرَ بالسُّوءِ مِنَ القَولِ اللہ کے الفاظ بتائے ہیں کہ کوئی آدمی مظلوم کے سوا کسی کی برائی یا اس کے عیب کو نہ اچھالے بلکہ اس کا پردہ رکھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کی برائی دیکھ کر اسے چھپایا اس نے گویا کسی زندہ کو درگور ہونے سے بچایا اگر اس نیت کے ساتھ برائی کو بچایا جائے تاکہ دوسروں کی اصلاح ہو اور وہ خود برائی سے بچیں تو پھر اس کی اجازت ہے۔ جیسے جھوٹے راویوں کا جھوٹ ظاہر کرنا تاکہ لوگ ان کی جھوٹی روایات کی بنیاد پر گمراہی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اسی طرح گمراہ اور بد دین لوگوں کی گمراہی اور بد دینی سے عوام المسلمین کو آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو بچا سکیں۔[34]

---

[31] بخاری، صحیح بخاری، کتاب البر والصلہ، 506 :1، رقم 6136:

[32] القرآن الکریم 148/ 4:

[33] ترمذی، کتاب التحریم،، 1846 :1 رقم 1930

[34] علامہ، محمد طیب، برھان القرآن، 466: 2

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

اسلام میں بڑوں اور بزرگوں کے ساتھ ادب، احترام اور عاگزی کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ کسی بزرگ کے ساتھ جھگڑا یا بے ادبی کرنا نہ صرف اخلاقی پستی ہے بلکہ دینی نقط نظر سے بھی ناپسندیدہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَ اِنَّاۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ﴾[35]

ترجمہ: اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں فرمایا خدا کی پناہ میں جاہلوں سے ہو بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ گائے کیسی ہو۔ وہ فرماتا ہے گائے نہ بوڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ ان دونوں کے درمیان ہو) ذبح (کرو جو تمہیں حکم ہوتا ہے بولے اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتادے اس کا رنگ کیا کیا ہو کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک ہیلی گائے ہے جس کی رنگت) گہری چمکدار (دیکھنے والوں کو خوشی دیتی ہو بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لیے صاف بیان کرئے وہ گائے کیسی ہو بے شک گائیوں میں ہم کو شبہ پڑ گیا ہے اور اللہ چاہے تو ہم راہ ہدایت پا جائیں گے[36]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ، وَيُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ»[37]

ترجمہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے اور بھلائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

علامہ محمد طیب اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ اپنے سے بڑے آدمیوں سے بات کرتے ہوئے انسان کو ادب کے دائرے کے اندر رہنا چاہیے۔ اپنے سے بڑے آدمی سے بلاوجہ سوال نہیں کرنے چاہئیں ان کے ساتھ بحث ومباحثہ کرنا سوئے ادب ہے۔ بنی اسرائیل کا بار بار سوال کرنا ان کے لیے مصیبت وہلاکت کا باعث بنی۔ اس میں ہمارے لیے یہ درس ہے کہ بزرگوں سے تکرار کرنا اخلاق ادب کے خلاف ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بات میں تمھارے لیے کھولی چھوڑ دو اس بارے میں مجھ سے سوال نہ کیا کرو تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ وہ انبیاء سے زیادہ سوالات کرتے تھے۔ جب تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اسے بجالاؤ جس قدر تم میں طاقت ہے اور جس بات سے روکوں اس سے رک جاؤ۔[38]

علم کے بغیر فتویٰ دینے کی مذمت

اسلام میں علم کی بڑی فضیلت ہے اہل علم کو امت کی رہنمائی کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ فتوی دینا ایک نہایت نازک ترین اور اہم ذمہ داری ہے اس لئے علم کے بغیر فتوی دینا بڑا گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[39]

ترجمہ: بے شک وہ تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جانتا ہے جس کی تمہیں خبر نہیں ہے

---

[35] القرآن الکریم70/ 2:

[36] احمد رضا، کنزالایمان، القرآن70/ 2:

[37] مسلم، صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ265 : 1 :رقم2593:

[38] علامہ، محمد طیب، برھان القرآن، 241 :1

[39] القرآن الکریم169/ 2:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ فَيُفْتُونَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ.»[40]

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے اللہ تعالیٰ علم کو بندوں سے چھین کر نہیں اٹھاتا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیتے ہیں ان سے سوال کرتے ہیں اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیتے ہیں پس خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

علامہ محمد طیب اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ اس آیت سے ہمیں یہ اشارہ ملتا ہے کہ علم کے بغیر فتویٰ دینا کتنا بڑا گناہ ہے ایسی بات جو سچی نہیں ہے اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف منسوب کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور علم کے بغیر فتویٰ دینے سے خود بھی گمراہ ہوگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔[41]

سود، شراب اور جوئے سے متعلق اخلاقی و معاشرتی مسائل

اسلام میں سود کو نہایت سنگین گناہ قرار دیا گیا ہے اور اسے معاشرتی و اقتصادی نقصان کا سبب بتایا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سود کے کھانے والوں کو سخت وعید دی ہے اور ان کے لیے دنیوی اور اخروی دونوں عذاب کی تنبیہ فرمائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ﴾[42]

ترجمہ: وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہونگے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے جیسے آسیب نے چھو کر مضبوط بنا دیا ہو یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے ملال ہے جو پہلے ہو چکا ہے اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اب ایسی حرکت کرئے گا تو وہ دوزخی وہ اس میں مدتوں رہیں گے اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی کافر گناہ گار کو پسند نہیں کرتا ہے[43]

علامہ محمد طیب اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں سود صدقہ کی ضد ہے۔ صدقہ ہی ہے کہ حاجت مندوں کو اپنی طرف سے کچھ دو اور بدلے میں کچھ نہ لو اور سود یہ ہے کہ حاجت مندوں سے ان کا مال چھین لو اور بدلے میں کچھ نہ دو۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا سود خور لوگ قیامت کے دن دیوانوں کی طرح کھڑے ہوگے۔ اس حالت میں ہوں گے کسی آدمی پر جنات کا سایہ پڑا ہے اور وہ دیوانہ پھیرتا ہو حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ سود خوروں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب کے سامنے رسوا کرئے گا وہ دنیا میں مال کے پیچھے پاگلوں کی طرح پھیر رہے تھے قیامت کے دن وہ حقیقی پاگل ہو کر پھیریں گے اور سیدھے کھڑے نہیں ہو سکیں گے۔ دیوانوں کی طرح جھولتے پھیریں گے۔

بیع یہ ہے کہ انسان اپنی محنت اور وقت کا بدلہ اور آرام و سکون کی قربانی کا عوض حاصل کرتا ہے۔ گاہک اس کی دن و روز کی محنت و مشقت کے عوض اس کو اصل رقم سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ سود اس کے بالکل الٹ ہے۔ سود میں محنت و مشقت اور قربانی کے بغیر ہی کچھ زائد مال مل جاتا ہے اس میں قربانی دینے والے کو محنت یا وقت کو قربان نہیں کرنا پڑتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ ہر بیع بھی حلال نہیں ہوتی ہے کہ اس پر قیاس کرنے سود کو جائز قرار دیا جائے ہر وہ بیع

---

[40] سنن، ابن ماجہ، کتاب العلم باب یقبض العلم، 2480: 1 رقم 52:

[41] علامہ، محمد طیب، برھان القرآن: 2، 375

[42] القرآن الکریم 275/ 2: تا 276

[43] ازھری، جمال القرآن، القرآن 276/ 2:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

حرام ہے جس میں کسی فریق سے ناروا شرط عائد کر دی جائیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص مکان کو فروخت کر دے اور ساتھ شرط بھی لگا دے کہ ایک سال میں بھی اس مکان میں رہوں گا اپنے فائدہ کی خاطر تو یہ ناجائز ہے۔ جب مفاد پرستی کی شرط سے بیع حرام ہو جاتی ہے تو سود ہے ہی سراپا مفاد ہے۔

بیع اور سود کی محض شکل کا بعض وجوہ سے باہم ملنا دونوں کے حلال ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی ہیں۔ بیل اور خنزیر آپس میں ہم شکل ہیں بیل حلال ہے اور خنزیر حرام ہے۔ بیل میں وہ خباثتیں نہیں پائی جاتی ہیں جو خنزیر میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں مثلاً خنزیر کی خباثت یہ ہے کہ نر مرد کے ساتھ وطی کرتا ہے۔ جو قومیں خنزیر کھائیں تو ان میں بھی خباثت آجاتی ہے۔ آج انگریز قوم نے لواطت کو قانوناً جائز قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خنزیر کو حرام رکھا ہے۔ یہی حال سود کا ہے۔ بظاہر بیع کی طرح اس میں خباثتیں یعنی لالچ خود غرضی اور انسان کشی جیسی خباثت ہیں جو اسے حرام کر رہے ہیں۔

سود خود غرضی کا نام ہے۔ مثلاً ایک آدمی کسی کو ہزار روپے کسی کو دیتا ہے بدلے میں وہ اسے گیارہ سو دے گا اور اگر تاخیر کرے گا تو وہ سودی رقم بڑھتی جائے گی۔ سودی رقم بینکوں میں بعض اوقات بڑھتے بڑھتے اصل رقم سے زائد کو جاتی ہے۔ اگر کسی آدمی نے بینک سے قرض لیا اسے کاروبار میں نفع ہو یا نقصان نقصان دار سے سود خور بینک یا انسان کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اس نے سودی رقم ہر صورت میں لینی ہے اور اپنے پیٹ میں آگ بھرنی ہے خود غرضی اور لالچ اللہ کے ہاں حرام ہے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہوا ہے انہیں چاہیے کہ غرباء کو صدقہ یا قرض حسنہ دیے کر ان کی مدد کریں یا انہیں ضاربت کی بنیاد پر مال دیں یہ غریبوں کے ساتھ احسان ہے جبکہ لالچی سود خور انسان غریبوں کو سود پر قرضے دے کر دوسروں کو سود کھلاتا ہے اور خود بھی کھاتا ہے اور قرض کی اصل رقم ان کے ہاں باقی رہتی ہے اس سے بڑی انسان کشی اور غریبوں کا معاشی قتل کیا ہو سکتا ہے۔ سود کھانے والوں کے درمیان نفرت و کینہ بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ سود کھانا اور کھلانا یہ سراسر ظلم ہے ان سے محبتیں اور ہمدردی کا قلعہ قمع ہو جاتا ہے اگر یہ نہ ہو تو لوگ ایک دوسرے کی پریشانی اور مشکل وقت میں اخلاقی طور پر مالی و جانی تعاون کریں۔[44]

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی روحانی اخلاقی اور معاشرتی فلاح کے لئے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس نے شراب نوشی سے منع فرمایا ہے کیونکہ شراب انسان کی عقل و شعور کو مفلوج کر دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾[45]

ترجمہ: اے ایمان والو شراب اور جواء اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمھارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آتے ہو[46]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«قال رسول اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:كُلُّ مُسْكِرٍ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ.»[47]

ترجمہ: رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور شراب وہ ہے جو نشہ دے۔

علامہ محمد طیب اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں شرابی شراب پی کر لوگوں کو گالی دیتا ہے راستے میں چلنے والی خواتین کو چھیڑتے ہیں بچوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں اور اگر کوئی ڈرائیور ہو تو اس نشے میں دھند ہو کر گاڑی کا ایکسڈنٹ کر دیتا ہے۔ جس سے لوگوں کی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اسطرح جوا کھیلنے والا جب ہارتا ہے تو جیتنے والے کو بعض اوقات قتل کر دیتا ہے۔ یا لڑائی جھگڑے اور فتنے و فساد عروج پر پہنچ جاتے ہیں آج کے دور میں یورپ اور امریکہ شراب اور جوئے کی تباہ کاریوں سے بلبلا رہے ہیں۔ اگر انہیں سکون ہو سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام سے مل سکتا ہے۔ اسلام انسانیت کے لیے امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ شراب اور جوا انسان کو اللہ کی

---

[44] علامہ، محمد طیب، برھان القرآن، 538 :1

[45] القرآن الکریم 90/ 5:تا91

[46] ازھری، جمال القرآن، القرآن 91/ 5:

[47] سنن، ابن ماجہ، کتاب الزکوۃ 1،2861، رقم 3391

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

یاد اور نماز سے روک دیتے ہیں۔ شراب نوش زنا کی طرف مائل ہوتا ہیے اور زنا اس کی عادت ثانیہ بن جاتی ہے شراب سے انسان میں شیطانی خواہشات ابرتے ہیں اور وہ انسانیت کا لبادہ اتار کر شیطان کا روپ دھار لیتا اسی طرح جوئے کا دلدادہ شخص حرام مال کی حرص میں کمینگی کی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کے لیے دوسروں کا مال چرانا اور جوئے میں لگانا کچھ قباحت نہیں رکھتا حتی کہ جواری لوگ اپنے والدین اور عزیزوں کے ہاں چوری سے بھی باز نہیں آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا)**رجس**(یعنی گندی چیزیں ہیں یعنی شیطانی عمل ہے اس میں نقصان ہی نقصان ہے ان سے عداوت اور بغض پیدا ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ سے دور کرتے ہیں اور اس کے حبیب کی نافرمانی ہے۔ [48]

خاندانی نظام، سماجی ذمہ داریوں اور اخلاقی اقدار کا تحفظ

خاندانی منصوبہ بندی ایک منظم اور ذمہ دارانہ طرز عمل ہے جس کا مقصد خاندان کی مجموعی فلاح و بہبود ہے۔ موثر منصوبہ بندی سے نہ صرف گھریلو وسائل کا بہتر استعمال ممکن ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾[49]

ترجمہ: تم فرماؤ! آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمھارے رب نے حرام کیا وہ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور مفلسی کے باعث اپنی اولاد قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے اور ظاہری و باطنی بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق نہ مارو۔ تمہیں یہ حکم فرمایا ہے تاکہ تم سمجھو۔ [50]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«عن أبي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ: لَا عَلَيْكُمْ، هُوَ الْجَدْرُ»[51]

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم یہ کام نہ کرو یہ تو بس تقدیر کا معاملہ ہے۔

علامہ محمد طیب اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں غربت کے باعث خاندانی منصوبہ بندی جائز نہیں ہے۔ عرف عام میں لوگوں کے درمیان یہ بات بہت مشہور ہوگئی ہے کہ بچے کم پیدا کرو تاکہ آبادی بڑھنے پر کنٹرول ہو سکے۔ آبادی کے زیادہ ہونے پر رزق کا مسئلہ بن جائے گا۔ یہ باتیں دور جاہلیت کی غیر اسلامی افکار ہیں۔ اس فکر کے تحت خاندانی منصوبہ بندی کرنا حرام ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی صفت رزاقیت پر عدم توکل اور عدم ایمان کا اظہار آتا ہے۔ جس سے یہ چیز کفر تک انسان کو لے جاتی ہے۔ زمین پر جو بھی جانور ہیں ان کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اللہ مخلوق کو رزق دینے والا ہے گوشت خور درندوں کو جنگلوں میں مچھلیوں کو سمندر میں چونٹیوں کو بلوں میں اور کیڑوں کو پتھروں کے نیچے بھی رزق دیتا ہے۔

انسان جو تمام مخلوق سے افضل ہے۔ اس کو کیسے بھوکا رکھ سکتا ہے۔ اسلیے ایمان مضبوط ہونا چاہیے رزق دینے والی ذات اللہ کی ہے۔ البتہ عورت کی صحت کے پیش نظر خاندانی منصوبہ بندی کی کسی صورت کو اپنانا کچھ حد تک جائز بھی ہے اگر عورت کی صحت اچھی نہ ہو یا بچے آپریشن سے پیدا ہوتے ہوں اور ڈر ہو کہ مزید بچے کا جنم دینے سے عورت کی زندگی خطرے سے خالی نہیں ہے تو خاندانی منصوبہ اس صورت میں جائز ہے اسی طرح اگر یہ ڈر ہو کہ عورت کا حسن و جمال تیزی سے زائل ہو جائے گا اور شوہر کی رغبت کم ہو جائے گی تو ان بیماریوں سے بچنے کے لئے بھی خاندانی منصوبہ بندی کرنا جائز ہے۔ صحابہ کرام ایسی ہی ضرورتوں میں عزل کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ کے

---

[48] علامہ، محمد طیب، برھان القرآن، 637: 2

[49] القرآن الکریم 151 /6:

[50] ازھری، جمال القرآن، القرآن 151 /6:

[51] مسلم، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل) لاہور، مکتبہ رحمانیہ 2005ء(، 553: 1، رقم 1438

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

سامنے عزل کا ذکر ہوتا تو آپ منع نہیں فرماتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس دور میں ہم عزل کرتے تھے تب قرآن اترتا تھا۔ اگر عزل ممنوع ہوتا تو قرآن اس سے منع کرتا۔ عزل کرنے اور جدید دور کے مانع حمل احتیاطی تدابیر میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں کا ایک ہی مفہوم ہے لہذا دونوں کا حکم بھی ایک ہے۔[52]

اسلام نے خاندانی نظام کو انسانی معاشرت کی بنیاد قرار دیا ہے۔ خاندان محبت، تعاون، عفت اور اخلاق کا گہوارہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے رشتہ داری ماں باپ کا احترام اولاد کی تربیت کے حقوق کی حفاظت کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔ آج کے دور میں جب خاندانی نظام مغربی اثرات، خود غرضی اور اخلاقی زوال کی زد میں ہے۔ اس زمانے میں جہاں خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اسلامی خاندانی نظام ہمیں ایک مضبوط اور مستحکم خاندان کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ والدین اولاد اور رشتے داروں کے حقوق کو سمجھنا اور انہیں ادا کرنا ہی ایک صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے۔[53]

آج کے معاشرے میں جہاں خود غرضی اور انفرادیت پسندی عام ہے۔ اسلامی سماجی اقدار ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں ادا کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ پڑوسیوں، غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنا ہی ایک فلاحی معاشرے کی بنیاد ہے۔

اخلاقی اقدار کا احیاء کسی بھی قوم کی بقا اور ترقی کی اساس ہے جب معاشروں میں دیانت، امانت، عدل، صداقت اور عفو و درگزر جیسی صفات کمزور پڑ جاتی ہیں تو زوال کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس لیے عصر حاضر میں مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اخلاقی اقدار کو زندہ کریں۔ آج کے معاشرے میں اخلاقی گراوٹ عام ہے۔ اسلامی اخلاقی اقدار جیسے سچائی، امانت و دیانت، عفو و درگزر اور احترام کا احیاء معاشرے کو اخلاقی طور پر مضبوط بنا سکتا ہے۔[54]

نتائج تحقیق

زیر نظر تحقیق بعنوان "برہان **القرآن** کی روشنی میں اسلامی اخلاقی تعلیمات اور جدید مسلم معاشرے کے اخلاقی مسائل کا حل" سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ قرآن و سنت اسلامی اخلاقیات کے جامع اور مستند مصادر ہیں، جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے واضح رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ تکبر، حسد، تمسخر، غیبت اور بدگمانی جیسے اخلاقی رذائل معاشرتی تعلقات میں بگاڑ، باہمی نفرت اور اختلافات کا سبب بنتے ہیں۔ ان برائیوں سے اجتناب ایک صحت مند اور پرامن معاشرے کی تشکیل کے لیے ضروری ہے۔ تحقیق سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ حسنِ سلوک، ستر پوشی، دوسروں کی عزتِ نفس کا احترام اور حقوق العباد کی ادائیگی اسلامی معاشرت کے بنیادی اصول ہیں۔ ان اقدار کو اپنانے سے باہمی اعتماد، اخوت، رواداری اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی طرح علم اور تحقیق کے بغیر فتویٰ دینا دینی معاملات میں غلط فہمیوں اور انتشار کو جنم دے سکتا ہے، اس لیے دینی رہنمائی کے لیے مستند علمی ذرائع سے رجوع کرنا ضروری ہے۔ مزید برآں، سود، شراب اور جوئے کی ممانعت میں فرد اور معاشرے کی اخلاقی، معاشی اور سماجی فلاح کے اہم پہلو موجود ہیں۔ تحقیق اس امر کی نشان دہی کرتی ہے کہ خاندانی نظام کا استحکام، والدین اور اولاد کے حقوق کی ادائیگی، معاشرتی ذمہ داریوں کا احساس اور اسلامی اخلاقی اقدار کا تحفظ ایک صالح معاشرے کی بنیاد ہیں۔ نتیجتاً، جدید مسلم معاشرے کے اخلاقی مسائل کے حل کے لیے قرآن و سنت کی تعلیمات کو محض نظری طور پر سمجھنا کافی نہیں، بلکہ ان پر عملی طور پر عمل کرنا بھی ناگزیر ہے۔

تجاویز اور سفارشات

* تعلیمی اداروں، مساجد اور دینی مراکز میں قرآن مجید کی اخلاقی تعلیمات کو ترجمہ و تشریح کے ساتھ عام کیا جائے تاکہ افراد اسلامی اخلاقیات کو سمجھ کر اپنی زندگی میں نافذ کر سکیں۔
* گھروں، تعلیمی اداروں اور معاشرتی تنظیموں میں تکبر، حسد، تمسخر، غیبت اور بدگمانی سے بچنے اور حسنِ سلوک، رواداری اور احترامِ انسانیت کو فروغ دینے کے لیے تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔

---

[52] علامہ، محمد طیب، برھان القرآن، 130: 3

[53] طاہر القادری، اسلام میں خاندانی نظام) لاہور، منہاج القرآن پبلیکشنز 85(2010

[54] شبلی، نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ 218 : 5

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
4678-ISSN Print: 3006 ,4686-ISSN Online: 3006
(2026) 01 :No **Issue 03** :No Volume ,MARCH -JANUARY

* فتویٰ دینے اور دینی مسائل کی تشریح کے لیے مستند علمی مصادر، اہلِ علم اور معتبر دینی اداروں سے رجوع کرنے کی ترغیب دی جائے، تاکہ غیر ذمہ دارانہ آرا اور غلط فہمیوں سے بچا جا سکے۔
* سود، شراب اور جوئے کے اخلاقی و معاشرتی نقصانات سے آگاہی پیدا کی جائے اور اسلامی اصولوں کے مطابق جائز معاشی سرگرمیوں، دیانت داری اور ذمہ دارانہ طرزِ زندگی کو فروغ دیا جائے۔

1۔ والدین، اولاد، خواتین، رشتہ داروں اور دیگر افراد کے حقوق کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے خاندانی تربیت، باہمی مشاورت اور معاشرتی ذمہ داریوں کے شعور کو فروغ دیا جائے، تاکہ ایک مستحکم، پُرامن اور اخلاقی طور پر مضبوط مسلم معاشرہ تشکیل پا سکے۔

کتابیات

* القرآن
* ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء (ریاض، دار السلام 1999ء)
* المسلم، صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل (لاہور، مکتبہ رحمانیہ 2005ء)
* شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2012ء)
* طاہر القادری، اسلام میں خاندانی نظام (لاہور، منہاج القرآن پبلیکشنز 2010)
* علامہ محمد طیب، برہان القرآن (،لاہور، مکتبہ ضیاء القرآن پبلیکشنز)
* علامہ محمد طیب، دلائل النبوٰۃ (،لاہور، مکتبہ ضیاء القرآن پبلیکشنز)
* محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1410ھ)
* محند بن سعد، الطباقات الکبری (بیروت: دار صادر المباعتہ 1957ء)
* مفتی تقی عثمانی، اخلاقی تربیت و تعلیمات (لاہور: دار الفکر، 2015ء)
* منظور احمد، اسلامی ثقافت اور جدید دنیا (لاہور: ادارہ تحقیقات اسلامیہ، 2020ء)
* مولانا عبدا لجلیلحسی، احیاء القلوب فی مولد الحلیب (کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی، 1968ء)
* مولانہ عبد الرزاقندوی، اسوہ حسنہ (کراچی: مجلس نشریات اسلام، 1979ء)
* نور العین، دعوت کے قرآنی اصول (لاہور: دار السلام، 1998ء)